

192316- ایک خاتون کو روزے کی حالت میں قے آگئی، اور پھر اس روزے کی قنہا دینے کے دوران معلوم ہوا کہ اس کا وہ روزہ صحیح تھا، تو کیا یہ روزہ پورا کرے یا چھوڑ دے؟

سوال

سوال: میں یہ سمجھتی تھی کہ رمضان کے جن دنوں میں مجھے قے آتی تھی ان روزوں کی قنہا میرے ذمے ہے، پھر قنہا دیتے ہوئے بھی مجھے قے آگئی کہ معدے سے پانی منہ کے راستے باہر آ گیا، پھر میں نے اسی دن روزے کی حالت میں آپ کی ویب سائٹ پر پڑھا کہ میرے ذمے قنہا ہے ہی نہیں، تو کیا میرے لیے روزہ ختم کرنا جائز ہے؟ یا اپنی نیت کے مطابق روزہ پورا کروں؟

پسندیدہ جواب

اگر کسی شخص کو روزے کی حالت میں خود بخود قے آجائے، تو اس کا روزہ صحیح ہے قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس کی دلیل حدیث مبارکہ میں ہے کہ ترمذی: (720) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جس شخص کو خود بخود قے آجائے تو اس پر قنہا نہیں ہے، لیکن جو عمدتاً قے کرے وہ قنہا دے) اس روایت کو البانی نے "صحیح ترمذی" میں صحیح قرار دیا ہے۔

نیز ہم نے یہ حکم پہلے بھی فتویٰ نمبر: (38579) میں واضح کر دیا ہے۔

آپ نے بتلایا کہ آپ نے ان دنوں کی قنہا دینا شروع کر دی تھی کیونکہ آپ کو یہ علم نہیں تھا کہ آپ کے روزے صحیح ہیں اور آپ کے ذمہ قنہا نہیں ہے، اس بارے میں علمائے کرام کا راجح موقف یہی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی عبادت کو اس نظریے سے شروع کرتا ہے کہ یہ اس کے ذمہ واجب ہے لیکن بعد میں اسے علم ہوتا ہے کہ یہ عبادت اس کے ذمہ واجب نہیں تھی: تو اسے یہ عبادت مکمل کرنے یا درمیان میں چھوڑنے کا اختیار حاصل ہوگا، البتہ عبادت مکمل کرنا افضل ہے۔

تاہم حنفی فقہائے کرام میں سے صرف زفر اس بات کے قائل ہیں کہ اگر اس نے قنہا کا روزہ درمیان میں چھوڑا تو اسے دوبارہ رکھنا پڑے گا، چنانچہ فقہ حنفی کی کتاب: "بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع" (102/2) میں ہے کہ:

"ہمارے فقہائے کرام کا ایسے روزے کے بارے میں اختلاف ہے جس کے واجب ہونے میں شک ہو اور اسے توڑ دیا جائے، مثال کے طور پر: نماز یا روزہ یہ سمجھ کر شروع کر لے کہ یہ اس پر واجب ہے، لیکن اسے بعد میں علم ہو کہ یہ نماز یا روزہ اس پر واجب نہیں ہے، چنانچہ وہ روزہ جان بوجھ کر توڑ لیتا ہے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟ ہمارے تینوں فقہائے کرام کہتے ہیں کہ: "ان پر قنہا نہیں ہوگی، تاہم افضل یہی ہے کہ وہ روزہ مت توڑے بلکہ اسے پورا کر لے۔"

لیکن زفر کہتے ہیں کہ: اس پر قنہا لازمی ہوگی "انتہی

اسی طرح ایک اور فقہ حنفی کی کتاب: "ابجود النیرۃ علی مختصر اللہ وری" (70/1) میں ہے کہ: "اگر کوئی شخص نماز یا روزہ یہ سمجھ کر شروع کرتا ہے کہ وہ اس کے ذمہ ہے، لیکن بعد میں علم ہوتا ہے کہ یہ نماز یا روزہ اس کے ذمہ نہیں تھی، چنانچہ وہ درمیان میں ہی اسے چھوڑ دیتا ہے تو ہمارے ہاں اس کی قنہا نہیں دینی پڑے گی، البتہ زفر کے ہاں قنہا دینا ہوگی۔"

اسی طرح اگر کوئی شخص نماز ظہر شروع کرے، اور کوئی دوسرا شخص اسے نفلوں کی نیت سے اپنا امام بنا لے پھر پہلے شخص کو یاد آئے کہ اس نے نماز تو ظہر تو پڑھ لی تھی، چنانچہ وہ نماز درمیان میں ہی چھوڑ دیتا ہے تو اس پر کوئی قنہا نہیں ہے، اور نہ ہی اس کی قنہا کرنے والے پر قنہا ہے "انتہی

یہاں سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ساتھ کو یہ روزہ مکمل کرنے یا درمیان میں چھوڑنے کا اختیار ہے؛ اگرچہ افضل یہی ہے کہ روزہ مکمل کر لے۔

واضح رہے کہ اگر روزہ مکمل کرے تو پھر نفل روزے کی نیت سے مکمل کرے۔

چنانچہ ”کشف الأسمار شرح أصول البردوي“ (312/2) میں ہے کہ:

”اگر کوئی شخص یہ سمجھ کر نماز یا روزہ شروع کر دے کہ یہ اس کے ذمہ ہے، لیکن بعد میں علم ہو کہ یہ نماز یا روزہ اس کے ذمہ تھا ہی نہیں، تو سب کے نزدیک اس شخص کی عبادت نفل میں تبدیل ہو جائے گی۔“

اور اگر وہ درمیان میں اسے چھوڑ دے تو اس پر قضا واجب نہیں ہوگی؛ کیونکہ وہ ابتدا سے ہی اس عبادت کو کرنے یا نہ کرنے میں مختار تھا ”انتہی“

زفر رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ ایسے شخص پر نماز یا روزہ مکمل کرنا ضروری ہے، مالکی فقہ میں بھی یہی بات ہے، ان کے ہاں جان بوجھ کر نماز یا روزہ توڑنے کی صورت میں قضا واجب ہونے کے متعلق دو قول ہیں، البتہ اگر بھول کر نماز یا روزہ توڑ دے تو اس میں سب کے ہاں قضا نہیں ہوگی۔

مزید کیلیے دیکھیں: ”مواہب الجلیل، وحاشیتہ“ (2/262)، ”منح الجلیل“ (2/153)

معدے سے خوراک کی نالی یا منہ تک سائل نکلنے کے متعلق یہ ہے کہ اسے عربی میں ”قلس“ کہتے ہیں اور یہ قے سے پہلے نکلنے والے کچے پانی کو کہتے ہیں، اس کا تفصیلی حکم فتویٰ نمبر: (40696) میں گزر چکا ہے۔

واللہ اعلم۔